احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون: ۲۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۸/۴۳ | ہفتہ ۔ ۱۷ ۔ شوال ۱۴۱۳ھ، ۱۰ ۔ شہادت ۱۳۷۲ ہش، ۱۰ ۔ اپریل ۱۹۹۳ء | نمبر ۸۱

یتامیٰ کی پرورش اپنی اولاد کی طرح کی جائے

عام طور پر لوگ یتامیٰ کی پرورش نوکروں کے طور پر کرتے ہیں۔ اور ان سے نوکروں کی طرح کام لیتے ہیں۔ حالانکہ (۔) یتامیٰ کی پرورش ایسے رنگ میں کی جائے جیسے اپنی اولاد کی ہوتی ہے۔ (۔) یہی ایک چیز ہے جو اگر کسی قوم میں پائی جائے تو اس قوم کے افراد موت سے بے خوف ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ موت کے وقت انسان اپنی موت سے نہیں ڈرتا۔ وہ جس چیز سے ڈرتا ہے وہ اپنے بیوی بچوں کا بیوہ اور یتیم رہ جانا ہوتا ہے۔ کہ میرے بعد ان کا کیا بنے گا۔

(ارشاد حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الثانی)

جماعت احمدیہ پاکستان کی ۷۴ ویں مجلس مشاورت کا انعقاد

ربوہ ۔ جماعت احمدیہ پاکستان کی ۷۴ ویں مجلس مشاورت ۲، ۳۔ اور ۴۔ اپریل ۱۹۹۳ء بروز جمعہ ہفتہ اتوار کو ایوان محمود ربوہ میں جاری رہنے کے بعد بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوگئی۔ مشاورت میں تقریباً چھ صد نمائندگان (جن میں خواتین نمائندگان پردے کی رعائت سے بھی شامل تھیں) نے شرکت کی۔ اس کے علاوہ زائرین نے تینوں دن کی کارروائی دیکھی۔

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی ربوہ و ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ نے تینوں دن مشاورت کے اجلاسات کی صدارت کی۔

مشاورت کا افتتاحی اجلاس ۲۔ اپریل کو شام ساڑھے تین بجے ایوان محمود میں شروع ہوا۔ دعا کے بعد صدر مجلس مشاورت محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب نے سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام پڑھ کر سنایا جو حضور نے اس مشاورت کیلئے ارسال فرمایا تھا۔ پہلے اجلاس میں مختلف تجاویز کے بارے میں سب کمیٹیوں کا تقرر عمل میں آیا۔ ان سب کمیٹیوں کے اجلاس رات نو بجے کے قریب منعقد ہوئے اور متعلقہ تجاویز کے بارے میں طویل غور و خوض کے بعد تجاویز پر سفارشات مرتب کی گئیں۔ اگلے دن ہفتہ اور اتوار کو دونوں دن سب کمیٹیوں کی رپورٹیں پیش ہوئیں۔ جن پر نمائندگان نے اظہار خیال کیا۔ اور اہم معاملات کے بارے میں قیمتی خیالات پیش کئے گئے۔ اظہار خیال کے بعد نمائندگان بذریعہ رائے شماری سب کمیٹی کی رپورٹ کو قبول یا مسترد کرنے کے بارے میں سفارشات کرتے رہے۔

یہ سفارشات آخری منظوری کے لئے سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش ہونگی۔ جس کے بعد بشرط منظوری ان پر عمل درآمد ہوگا۔

اتوار کے دن محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب نے اختتامی خطاب فرمایا اور نمائندگان کو تلقین فرمائی کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں میں جاکر افراد جماعت کو مشاورت کی کارروائی سے آگاہ فرمائیں تاکہ جملہ احباب کو اس اہم جماعتی ادارے کی کارکردگی کا علم ہو سکے۔ محترم صاحبزادہ صاحب نے احباب جماعت کو دعاؤں کی طرف متوجہ فرمایا اور پیارے آقا سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و سلامتی کے لئے اور آپ کے جملہ مقاصد عالیہ میں کامیابی اور فائز المرامی کے لئے خصوصی دعاؤں کی تحریک فرمائی۔

اس کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے دعا کروائی۔ جس کے بعد مشاورت کا اجلاس اختتام کو پہنچا۔

اختتام سے قبل محترم صاحبزادہ صاحب نے خدام انصار اور اطفال کی مجالس کے درمیان حسن کارکردگی کی بناء پر امتیازات حاصل کرنے والی مجالس کو علم انعامی اور سندات خوشنودی عطا فرمائیں۔

اختتامی خطاب سے قبل محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے صد سالہ جوبلی کی سکیم پرورش یکصد یتامیٰ کے بارے میں احباب کو متوجہ کیا اور بتایا کہ اس وقت ۳۵۰ یتامیٰ کی پرورش اس فنڈ سے ہو رہی ہے لیکن دقت یہ پیش آرہی ہے کہ جماعتوں کی طرف سے مستحق یتامیٰ کی فہرستیں نہیں مل رہیں۔ جبکہ مزید اتنے ہی یتامیٰ کو وظائف دیئے جا سکتے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ احباب جماعت نے توقع سے کہیں بڑھ کر اس تحریک میں مالی تعاون عطا فرمایا ہے اس لئے عہدیداران کو چاہیئے کہ مستحق یتامیٰ کے ناموں سے جلد از جلد مطلع فرمائیں۔

محض خدا تعالیٰ کے فضل سے جملہ نمائندگان نے سکون سے ساری کارروائی سنی اور وقار و شائستگی کے ساتھ دعاؤں کے ماحول میں مشاورت اختتام پذیر ہوئی۔

معرفت کا نکتہ

حضرت علامہ حکیم نورالدین امام جماعت احمدیہ الاول (اللہ تعالیٰ آپ سے راضی رہے) فرماتے ہیں:

"یہ بڑا معرفت کا نکتہ ہے جو میں نے تمہیں سنایا ہے۔ دوسروں کو ضرور ہر روز نصیحت کرو۔ اس سے تین فائدے ہوتے ہیں۔ اول خدا کے نہی عن المنکر کی تعمیل ہوتی ہے۔ دوسرے ممکن ہے کہ جس کو نصیحت کی جائے اس کو نیک کاموں کی توفیق ملے۔ تیسرے۔ جب انسان اپنے نفس کو مخاطب کرتا ہے تو اس کو شرم آتی ہے اور اسکی بھی اصلاح ہوتی ہے۔ تمہارے بیان میں خدا کی عظمت اور اس کی قدرت و تصرف کا ذکر ہو۔ اس کا تین طرح دنیا میں مقابلہ ہوتا ہے۔ بعض لوگ منہ پر کہہ دیتے ہیں کہ نہ ہم مانتے ہیں اور نہ ہم سننا چاہتے ہیں اور بعض سنتے ہیں مگر عمل کرنے کی پرواہ نہیں کرتے اور بعض ایسے ہوتے ہیں کہ قسم قسم کی وجوہات نکال کر نکتہ چینی کرتے ہیں مگر واعظ کو چاہیئے کہ اللہ کے لئے صبر کرے اور اپنا کام کرتا چلا جائے۔"

درخواست دعا

مکرم شیخ مسعود الرحمٰن صاحب (حال جرمنی) رفیق حضرت بانی سلسلہ پسر حضرت منشی حبیب الرحمٰن صاحب کپور تھلوی صاحب فراش ہیں اور بہت کمزور ہو چکے ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی صحت و درازی عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

نمایاں کامیابی

○ مکرم مظفر احمد صاحب ابن مکرم چوہدری داؤد احمد صاحب آف کورپور چیمہ ضلع سیالکوٹ نے بفضل خدا تعالیٰ انجینئرنگ فائینل ایئر کے امتحان میں ۸۳ فیصدی نمبر لے کر اعلیٰ کامیابی حاصل کی ہے۔ قبل ازیں انہوں نے میٹرک میں ۷۰۴ نمبر لئے اور سکول میں اول پوزیشن حاصل کی۔ اسی طرح ایف ایس سی میں ۸۵۰ نمبر لیکر گوجرانوالہ بورڈ میں سیکنڈ پوزیشن حاصل کی۔ آپ محترم چوہدری مفضل احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ چک نمبر ۱۴۱/۷ کے نواسے اور چوہدری عنایت محمد صاحب (اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے) کے پوتے ہیں۔

○ عزیز وسیم احمد نسیم ابن مکرم چوہدری نذیر احمد نسیم صاحب ایڈووکیٹ بھلوال ضلع سرگودھا جو کہ سر سید پبلک ہائی سکول بھلوال کے طالب علم ہیں نے جماعت ہفتم میں ۸۳۴/۹۰۰ نمبر حاصل کر کے اول پوزیشن حاصل کی نیز بہترین طالبعلم ہونیکا اول انعام بھی حاصل کیا۔ نمایاں اور امتیازی خصوصیت یہ ہے کہ نرسری سے لے کر مسلسل ہر جماعت کے ہر امتحان میں اول پوزیشن حاصل کرتے چلے آرہے ہیں۔ پانچویں جماعت میں وظیفہ بھی حاصل کیا۔

اللہ تعالیٰ انہیں مزید دینی و دنیوی کامیابیوں سے نوازے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ | قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۰۔ شہادت ۱۳۷۲ ہش ۱۰۔ اپریل ۱۹۹۳ء

جھوٹا تمسخر

معاشرہ کو خراب کرنے والی باتیں تو بہت سی ہیں جیسا کہ اسے درست کرنے اور ٹھیک رکھنے والی باتیں بھی بہت سی ہیں لیکن دو باتیں تو بہت خطرناک ہیں۔ ایک تمسخر اور دوسرے بدظنی۔ تمسخر کئی قسم کا ہو سکتا ہے۔ ایک حقیقت پر مبنی لیکن ناپسندیدہ الفاظ میں بیان کیا گیا۔ اور دوسرے کو تکلیف پہنچانے کی غرض سے کیا جانے والا لیکن وہ تمسخر جس کی بنیاد جھوٹ ہو وہ تو بہت ہی زیادہ فساد پیدا کرنے والی بات ہے۔ کسی نے کوئی بات کہی تو نہیں لیکن آپ نے کسی شخص سے کہہ دیا دیکھا اس نے آپ کے متعلق کیا کہا ہے۔ اور کچھ دیر بعد کہہ دیا کہ میں تو یونہی کہہ رہا تھا۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ اس نے کہہ تو یونہی دیا تھا۔ لیکن جس کے متعلق بات کہی گئی اس کے دل میں گرہ بندھ جائے گی۔ پھر ہزار کہا جائے کہ بات تو یونہی مذاق میں کر دی گئی تھی۔ لیکن بات دل سے نکل نہیں سکتی۔ عام طور پر مجالس میں بیٹھے ایسی باتیں ہو جاتی ہیں۔ کوئی نیا شخص داخل ہوتا ہے تو مجلس میں سے ایک شخص کہہ دیتا ہے۔ ابھی آپ کے متعلق یہ کہا جا رہا تھا۔ کہا تو کچھ بھی نہیں جا رہا تھا لیکن اس شخص کے جذبات میں ہیجان پیدا کرنے کے لئے غلط بات کر دی جاتی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ سچ بات کو تو کسی نہ کسی انجام تک پہنچایا جا سکتا ہے۔ اور اس سے تسکین حاصل کی جا سکتی ہے۔ لیکن جھوٹ کے سلسلہ میں یہ بات بہت مشکل ہوتی ہے۔ اور اگر جھوٹ تمسخر کے رنگ میں بولا جائے تو یہ تو انتہائی تکلیف دہ نتائج پیدا کر سکتا ہے۔

دوسری بات ہے بدظنی۔ آپ سوچتے ہیں کہ فلاں نے یہ کہا ہوگا یہ کہا ہوگا۔ اس کا مقصد یہ ہوگا۔ وہ یہ فائدہ حاصل کرنا چاہتا ہوگا۔ انسان سوچتا تو ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ اور سوچنے کے بغیر یہ دنیا آگے نہیں بڑھ سکتی۔ لیکن سوچنا اور برا سوچنا اور اس بری سوچ کو آگے بڑھاتے چلے جانا تکلیف دہ نتائج پیدا کر سکتا ہے۔

ان دونوں باتوں سے بچنے کی ضرورت ہے۔ افراد کے لئے بھی اور معاشرے کے لئے بھی۔ کیونکہ افراد بھی متاثر ہوتے ہیں۔ اور معاشرہ بھی۔

سوچئے، سوچنا تو جرم نہیں
لیکن اس سوچ میں ہو راست روی
بات ایسی نہ کیجئے منسوب
جو کسی سے کسی نے بھی نہ کہی

——— ابوالاقبال

جو دل میں ہے وہی ہو زباں پر تو ٹھیک ہے
چھائے یقیں ہمارا گماں پر تو ٹھیک ہے

اپنے گلی محلّے کے حالات جان لیں
پھر تبصرہ ہو سارے جہاں پر تو ٹھیک ہے

انصاف یہ ہے دیکھیں سبھی کو بیک نظر
قدغن نہ ہو کسی کے بیاں پر تو ٹھیک ہے

چلنے کو آپ چلتے رہیں اور چلیں اگر
اُن کے قدم قدم کے نشاں پہ تو ٹھیک ہے

ہم تو یہ چاہتے ہیں رہیں وہ یہاں مگر
رہنا پڑے انہیں جو وہاں پر تو ٹھیک ہے

سُنتے ہیں آنسوؤں سے اثر ہے قریب تر
ہر تان اپنی ٹوٹے فغاں پر تو ٹھیک ہے

طے کر رہے ہیں گرچہ توکّل کی منزلیں
پھر بھی ہو غور سود و زیاں پر تو ٹھیک ہے

تم نے نسیم دیکھ کے ہر سمت شور و شر
تالے لگا لئے ہیں زباں پر تو ٹھیک ہے

(آنکھوں کی ٹھنڈک)

عطیۂ خون خدمت بھی ـــ عبادت بھی
(ایڈیشنل ناظم خدمت خلق۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

طب وصحت ۔۔۔۔ ڈاکٹر ایس اے اختر

یرقان

پاکستان اور جنوب مشرقی ایشیا اور اس کے گرد و نواح کے ملکوں میں یرقان اور سوزش جگر ایک وباء کی طرح پھیل رہا ہے۔ ان میں ایسے مریض بھی ہیں جن میں یرقان تو نہیں ہوتا لیکن وہ جگر کی پیچیدہ بیماریوں میں مبتلا ہیں۔ اس وباء کو روکنے کے لئے جدوجہد وقت کا اہم ترین تقاضا ہے۔ دو تین ماہ ہوئے ضلع مظفر گڑھ میں ۱۵ اموات ایک ہی گاؤں میں اسی بیماری کی وجہ سے ہوئیں۔ عالمی ادارۂ صحت کے مطابق پاکستان دنیا کے ان علاقوں میں سے ایک ہے۔ جہاں یہ بیماری عام ہے اور تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ یہاں یہ صورت حال اس لئے زیادہ خطرناک ہے۔ کیونکہ ناخواندگی حفظان صحت کے اصولوں سے ناواقفیت۔ پانی اور سیوریج کا ناقص انتظام، انتقال خون کے لئے مناسب ٹیسٹوں کا فقدان اور حفاظتی ٹیکوں کی غیر موجودگی اس مسئلہ کو مزید گھمبیر بنا دیتے ہیں۔

یہ مرض صاف پانی و غذا نہ ہونے اور زیادہ تر یرقان کے مریض کے برتن استعمال کرنے سے ہو جاتا ہے۔ عام طور پر یرقان کے مریض گنے کے رس کا زیادہ استعمال کرتے ہیں۔ بازاروں میں وہی گلاس ایک ہی بالٹی میں پڑے ہوئے پانی سے دھو کر دوسرے شخص کو دے دیا جاتا ہے۔ اور اس طرح سے ایک مہلک بیماری بڑی آسانی کے ساتھ ایک یرقان زدہ مریض سے صحت مند شخص کو منتقل ہو جاتی ہے۔

یرقان کیا ہے؟

یرقان ایک ایسی صورتِ حال کو کہتے ہیں جس میں جلد آنکھوں کے سفید حصے اور جسم کی مختلف جھلیوں کا رنگ زرد ہو جاتا ہے اس زردی کی بنیادی وجہ ایک خاص قسم کے کیمیائی مادہ بلی روبین (BILIRUBIN) کی خون میں زیادتی ہوتی ہے۔

ہم یرقان کو دو مختلف اقسام میں تقسیم کر سکتے ہیں۔ متعدی یرقان اور غیر متعدی یرقان۔ ان دو اقسام میں غیر متعدی یرقان زیادہ خطرناک نہیں ہے۔ اور متعدی یرقان میں بھی جو یرقان بی (B) وائرس کے حملے کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ وہ ایڈز کی بیماری سے زیادہ پھیلنے والا اور اس سے زیادہ خطرناک ہے۔

متعدی یرقان

جگر کے خاص قسم کے خلیوں پر مختلف وائرس کے حملہ آور ہونے سے متعدی یرقان ہوتا ہے۔ وائرس کی مختلف قسموں کو اے (A)، بی (B)، سی (C)، ڈی (D) اور ای (E) کے نام دیئے گئے ہیں۔

قسم بی (B) وائرس یرقان کے اسباب میں شدید اور خطرناک ترین ہے اور جگر کی TYPE B HEPATITIS کی بیماری پیدا کرتا ہے۔ یہ وائرس جب ایک دفعہ جسم میں پہنچ جائے تو پھر دس فیصد افراد میں سال ہا سال تک وہاں موجود رہنے کا امکان ہوتا ہے اور یہ وائرس اندر ہی اندر جگر کو اس قدر نقصان پہنچاتا ہے کہ جگر سکڑنا شروع ہوتا ہے جسے CIRRHOSIS کہتے ہیں جو کہ بعض اوقات جگر کے سرطان میں بھی تبدیل ہو سکتا ہے اور بالآخر یہ موت کا سبب بن جاتا ہے۔

غیر متعدی یرقان

مندرجہ بالا وائرس کے علاوہ جسم کے دفاعی نظام کی خرابی۔ کچھ مضر جگر ادویات، شراب اور خصوصاً عطائی حضرات کے تیار کردہ کشتے وغیرہ بھی جگر کے خلیوں کو نقصان پہنچا کر یرقان پیدا کرتے ہیں۔ دیگر اقسام کے نسبتاً کم اہم اور کبھی کبھار ہونے والے غیر متعدی یرقان کی اقسام میں، ایک تو خون کے سرخ خلیوں کا بہت زیادہ مقدار میں جسم کے اندر ہی ٹوٹ جانا اور دوسری قسم میں جگر کی رطوبتوں (صفراء) کو انتڑیوں تک پہنچانے والی نالی کے راستے میں رکاوٹ کا پیدا ہونا ہے۔ ان دونوں قسموں کے یرقان میں جگر کے خلیے بذات خود ٹھیک ہوتے ہیں اور جگر کو براہِ راست کوئی نقصان نہیں ہوتا۔

متعدی یرقان کے پھیلاؤ کے اسباب

جیسا کہ پہلے بتلایا جا چکا ہے کہ متعدی یرقان کے پیدا ہونے میں بہت سے وائرس اپنا کردار ادا کرتے ہیں لیکن ان سب میں سب سے اہم اور سب سے خطرناک وائرس بی (B) ہے لہٰذا ہم اس وائرس بی (B) کے پھیلاؤ اور اسباب اور بچاؤ اور علاج کے بارے میں ہی زیادہ سے زیادہ سمجھنے کی کوشش کریں گے۔

یہ وائرس انسانوں سے ہی انسانوں تک پھیلتا ہے۔ دنیا بھر میں ایک اندازے کے مطابق تقریباً ۳۰ کروڑ سے زیادہ لوگوں کے جسموں میں یہ وائرس موجود ہے اور یہ تمام لوگ اس کے مزید پھیلاؤ کا سبب بن سکتے ہیں۔ دنیا بھر میں سالانہ ۱۰ سے ۲۰ لاکھ افراد اس وائرس کی بدولت موت کی آغوش میں چلے جاتے ہیں۔ ایک مرتبہ یہ وائرس کسی بھی انسان کے جسم تک پہنچ جائے تو پھر یہ جگر کے خاص خلیوں میں سوزش پیدا کرنے کے بعد انہیں توڑ پھوڑ کر رکھ دیتا ہے وائرس کو جسم میں پہنچنے کے بعد تقریباً ۲ ماہ کا عرصہ لگتا ہے جس کے دوران وہ جسم کے اندر پروان چڑھتا رہتا ہے اور بالآخر آہستہ آہستہ مرض کے آثار نمایاں ہونے لگتے ہیں۔

اس مرض یعنی بی ٹائپ متعدی یرقان یا (B-HEPATITIS) کے پھیلنے کے مندرجہ ذیل اسباب ہیں

۱۔ انتقال خون

اس وائرس کے پھیلنے کا اہم ترین ذریعہ انتقال خون ہے۔ لہٰذا انتقال خون سے پہلے اس وائرس کے لئے ٹیسٹ کرنا بہت ضروری ہے جو کہ فی الحال ہمارے ملک میں بدقسمتی سے ہر جگہ میسر نہیں ہے

۲۔ جسمانی قرب

انسانوں کا آپس میں جسمانی قرب بھی اس وائرس کے پھیلاؤ میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ کیونکہ یہ وائرس انسانی جسم کی رطوبتوں مثلاً لعاب دہن۔ مادہ منویہ پیشاب اور رحم سے نکلنے والے پانی میں خارج ہوتا ہے۔ اس طرح جنسی اختلاط بھی وائرس کے پھیلنے کا سبب بن سکتا ہے

۳۔ بار بار کے انجیکشن

اگر ایک ہی سوئی سے بار بار انجکشن لگائے جائیں۔ تو یہ بھی وائرس کو ایک مریض سے دوسرے صحتمند فرد تک پہنچانے کی وجہ ہو سکتی ہے

۴۔ حجام

اسی طرح حجاموں کے استرے، تولیے۔ اور دیگر اوزار بھی صحیح طرح سے صاف نہ ہوں تو وائرس کو پھیلانے کا سبب بن سکتے ہیں۔

۵۔ نومولود بچے

جس حاملہ عورت کے جسم میں یہ وائرس موجود ہو (یعنی اگر خاتون CARRIER ہو۔) تو وقت ولادت یہ وائرس نومولود بچے پر بھی حملہ آور ہو جاتا ہے اور اس کے جگر کو ناقابلِ تلافی نقصان پہنچا سکتا ہے

متعدی یرقان کی ابتدائی علامات

جب ایک مرتبہ مندرجہ بالا اقسام میں سے کوئی بھی وائرس جسم پر حملہ آور ہو جائے تو اوسطاً تقریباً ۲ سے ۸ ہفتے کے بعد بیماری کی علامات ظاہر ہونے لگتی ہیں۔ پہلے پہل صرف ہلکا بخار۔ تھکاوٹ اور سر درد کی شکایات جنم لیتی ہیں۔ اس کے ساتھ ہی بھوک لگنا بند ہو جاتی ہے۔ متلی رہتی ہے اور بعض اوقات قے اور دستوں کی شکایت بھی پیدا ہو جاتی ہے یرقان کی ابتدائی علامات میں ایک اہم علامت سگریٹ پینے والوں کے لئے ذائقہ میں بدمزگی کا پیدا ہونا ہے۔ علاوہ ازیں پیٹ کے اوپر والے حصے میں ہلکا ہلکا درد بھی رہتا ہے۔ ان علامات کے پیدا ہونے کے تقریباً ہفتہ عشرہ کے بعد آنکھوں اور پیشاب کی رنگت زرد ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ جگر اور تلی دونوں بڑھ جاتے ہیں۔ بعض مریضوں کے گلے کے غدود بھی بڑھ جاتے ہیں۔

طریقہ تشخیص

مندرجہ بالا علامات کی موجودگی میں مریض کے لئے ضروری ہے کہ فوراً اپنے معالج سے رجوع کرے۔ ایک سند یافتہ معالج ہی مریض کو دیکھنے کے بعد اور مختلف لیبارٹری ٹیسٹ کرنے کے بعد یہ فیصلہ کر سکتا ہے کہ مریض کو غیر متعدی یرقان ہے یا متعدی یرقان ہے

علاج اور حفاظتی تدابیر

مندرجہ بالا معلومات سے یہ بات ظاہر ہے کہ یرقان کے علاج اور بچاؤ کے لئے اہم ترین قدم صحیح حفاظتی تدابیر کا اختیار کرنا ہے۔ حفظانِ صحت کے بنیادی اصول جن میں ہاتھوں کا صابن سے دھونا۔ جسم کی مناسب صفائی کا خیال رکھنا۔ تولیہ۔ صابن اور شیونگ کا سامان الگ الگ استعمال کرنا۔ بازاروں میں کھلے عام گنے کا رس۔ دہی بھلے یا دیگر اشیاء نہ کھانا۔ انسانی فضلہ کو مناسب طریقے سے ٹھکانے لگانا وغیرہ شامل ہیں۔ کی مکمل پابندی اس مہلک ترین بیماری کے پھیلاؤ کو روکنے کا اہم ترین ذریعہ ثابت ہو سکتی ہے۔ دوسری اہم تدابیر انتقال خون کے اداروں میں خون کا مکمل معائنہ اور وائرس کی موجودگی کے لئے ٹیسٹوں کا ہونا ضروری ہے۔ اس کے علاوہ کلینک میں DISPOSABLE SYRINGE استعمال کی جائے۔ اگر گھر میں کسی کو یرقان ہو جائے تو اہل خانہ کے لئے ہدایات:۔

۱۔ یرقان زدہ مریض کو دیگر اہل خانہ سے مکمل الگ تھلگ کرنے کی ضرورت نہیں

باقی ص ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسیم سیفی

کاغذی ہے پیرہن

ربوہ ریلوے سٹیشن پر اس تصویر میں دمشق کے ایک نوجوان ابوالفرج ایک صاحب سے گلے مل رہے ہیں آپ ربوہ میں کچھ عرصہ قیام کرنے کے بعد واپس دمشق جارہے تھے۔ تصویر میں آپ کے قریب محترم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اوّل اور ان سے بھی زیادہ قریب مکرم بابا بوٹا صاحب ہیں جو احباب کو بیت الحمد میں بلانے کے لئے ایک لمبے عرصے تک مصروف رہے اور اسی کام سے وہ جانے جاتے تھے۔

ابوالفرج صاحب نے جتنا عرصہ ربوہ میں قیام کیا۔ اردو سیکھنے کی کوشش کی اور اس میں تحریک جدید کا کارکن ہونے کی حیثیت میں میرا بھی کچھ ہاتھ رہا۔ وہ میرے دفتر آتے اور مجھ سے اردو زبان سیکھتے۔ کتابی طور پر بھی اور گفتگو کے رنگ میں بھی۔ جس شخص کے ساتھ ابوالفرج صاحب معانقہ کر رہے ہیں ان کی کچھ باتیں ذہن میں فلم کی طرح آنے لگی ہیں۔

ایک صاحب مربی کی حیثیت سے باہر کسی ملک میں جا رہے تھے۔ انہوں نے (ان صاحب سے) کہا کہ دوپہر کا کھانا میرے ساتھ کھائیے وہ کہنے لگے دوپہر کے وقت تو مصروف ہوں۔

اچھا شام کی چائے میرے ساتھ پیجیئے۔ کہنے لگے شام کی چائے کے لئے میں اپنی خالہ کے ہاں مدعو ہوں۔

اور رات کا کھانا؟ کہنے لگے رات کا کھانا چند دوستوں نے اکٹھے مل کر کھلانے کا انتظام کیا ہوا ہے۔ مجھے وہاں جانا ہے اور اگلے روز انہوں نے صبح کے وقت گاڑی پر سوار ہونا تھا۔

یہ صاحب کہنے لگے کہ اچھا ایسا کیجئے کہ فجر کے بعد سیدھے میرے پاس آجائیے۔ ہم کچھ دیر بیٹھ کر باتیں کریں گے۔ اس موقعہ پر مجھے بھی مدعو کیا گیا تھا۔ فجر کے بعد میں ان کے گھر پہنچا تو دیکھا کہ خاصے اہتمام کے ساتھ ناشتہ تیار تھا۔ ناشتے میں عام طور پر ہم جیسے لوگ روسٹ مرغ تو نہیں کھاتے۔ لیکن ان صاحب نے اس بات کا انتظام کیا ہوا تھا کہ ناشتہ کوئی چھوٹا سا ناشتہ نہ رہے بلکہ یہ خواہش بھی پوری کر لی جائے کہ انہیں کھانا کھلایا جا رہا ہے۔ چنانچہ ناشتہ کیا گیا اور کھانے کے انداز میں یہ ناشتہ ہوا۔

میں باہر کسی ملک میں جا رہا تھا تو بیت نصرت میں کہنے لگے "جدائی کو جی تو نہیں چاہتا لیکن حضرت امام جماعت کا ارشاد ہے، آپ جائیے۔ خیر و عافیت سے جائیے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو کامیابی عطا کرے۔ اللہ تعالیٰ خیر و عافیت سے آپ کو واپس لائے۔

مجھے اس کے بعد اپنے بچوں کا ایک خط ملا کہ عصر کے بعد ہم سے کہنے لگے کہ آپ کے ابا تو یہاں نہیں ہیں آپ ان کی نمائندگی کرتے ہوئے میرے ساتھ شام کی چائے پیجیئے۔ اور میرے دونوں چھوٹے بچے نہایت خوش ہو کر ان کے ساتھ ان کے گھر گئے اور چائے پی کر جب واپس آئے تو انہوں نے اپنی امی کو بتایا کہ آج یہ واقعہ ہوا ہے۔

کئی دفعہ ایسا ہوا کہ گھر سے کسی دورے پر نکلے۔ میں بھی ساتھ ہوں تو گاڑی میں بیٹھتے ہی کہتے کہ سیفی صاحب دیکھنا راستے میں کوئی چیز کھانے والی ہو تو مجھے بتایئے گا۔

ایک دفعہ پنڈی بھٹیاں میں شام کے وقت پہنچے۔ تین چار دوست اور بھی ساتھ تھے۔ کہنے لگے یہاں کھانا کھالیں۔ کھانا کھایا۔ ہم میں سے ہر ایک نے یہ کوشش کی کہ اس کھانے کی قیمت ہم ادا کریں۔ لیکن وہ کہنے لگے ایسا نہیں ہو سکتا۔ میں نے کہا تھا کہ کھانا کھائیے۔ میں اس کھانے کی قیمت خود اپنی جیب سے ادا کروں گا۔

سیر اکثر ان کے ساتھ کی جاتی تھی اور واپسی پر جب ان کے مکان کے پاس پہنچتے تو وہ سب کو ـــ ہم پانچ سات افراد کو ٹھہرا لیتے ـــ اور کہتے کہ چائے تیار ہے۔ ادھر بیٹھک کا دروازہ کھلتا اور ہم دیکھتے کہ میز پر چائے لگی ہوئی ہے۔

ہم نے ایک دو دفعہ کوشش کی کہ ہم اپنی راہ بدل لیں اور ان صاحب کو باتوں میں لگا کر ہم دوسری طرف لے آئیں لیکن وہ سمجھ گئے۔ ہمیں گھیر گھار کر پھر اپنے گھر لے گئے۔ کہنے لگے چاہے آپ کسی طرف سے جائیں میرے گھر تو چائے پینی ہی پڑے گی۔

اور کئی دفعہ ایسا بھی ہوا کہ بازار میں کسی دکان والے سے پہلے ہی کہہ دیا جاتا کہ کل صبح کے وقت گاجر کا حلوہ تیار رکھنا۔ ہم چھ سات دوست یہاں آئیں گے۔ چنانچہ سیر ختم کر کے اس دکان پر ہم سب کو لے جاتے اور اپنی جیب سے پیسے ادا کرتے۔ گاجر کا حلوہ کھلاتے۔

میں دفتر سے باہر سڑک پر کھڑا تھا۔ یہ صاحب تانگے پر تھے۔ مجھے بلایا۔ کہنے لگے ادھر آؤ چلو۔ لاہور چلیں۔ میں نے کہا گھر اطلاع کیسے ہوگی۔ کہنے لگے اطلاع ہو جائے گی۔ یہاں کسی سے کہہ دو کہ آپ کے گھر اطلاع دے دے۔ اور مجھے لاہور لے گئے۔ وہاں پر سابق ایڈیٹر 'دی لائٹ' مولانا محمد یعقوب خاں صاحب کے ہاں جانا تھا ان کے ساتھ بڑی اچھی اور دلچسپ گفتگو ہوئی اور مجھے خیال آیا کہ اگر میں ان کے ساتھ نہ آتا تو ان پیاری پیاری باتوں سے محروم رہتا۔

ایک دفعہ پھر اسی طرح لاہور لے گئے اب بھی سابق ایڈیٹر صاحب "دی لائٹ" کے گھر جانا تھا اور ان سے بیعت کے فارم پر دستخط کروانے تھے۔ میری موجودگی میں یہ دستخط کروائے گئے۔ یہ میرے لئے بڑا اعزاز تھا۔

شام کے وقت آپ کو احمد نگر جانا تھا اور وہاں الیکشن کروانے کی ذمہ داری آپ کے سپرد تھی۔ مجھے پاس ہی کھڑے دیکھا کہنے لگے، چلو احمد نگر چلیں۔ میرا تو جانے کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔ لیکن ان کی معیت سے انکار بھی نہیں ہو سکتا تھا۔ کیونکہ ہمیشہ ان کی معیت دل میں خوشی کے جذبات پیدا کرتی تھی۔ چنانچہ میں ان کے ساتھ ہو لیا اور وہاں جا کر دیکھا کہ الیکشن کس طرح ہوتا ہے۔

یہ صاحب ایک بہت بڑے عالم اور بہت بڑے مقرر تھے۔ تعلیم الاسلام کالج نے اپنے سالانہ ڈنر پر انہیں بلایا میں بھی وہاں موجود تھا۔ ان سے تقریر کرنے کی درخواست کی گئی۔ تقریر ہوئی، سب لوگ بہت محظوظ ہوئے اور ان کے معاً بعد مجھ سے کہا گیا کہ تم بھی حاضرین سے کچھ کہو۔ مجھے خیال آیا کہ ان کی تقریر کے بعد میں کیا کہوں گا۔ چنانچہ میں نے ایک داؤ کھیلا۔ اور داؤ یہ تھا کہ انہوں نے تو اردو میں تقریر کی تھی میں نے انگریزی میں تقریر کر دی تاکہ دونوں تقریروں میں آپس میں مقابلہ کرنے کی ضرورت ہی نہ پیش آئے۔ بعد میں وہ مسکرائے اور کہنے لگے کہ یہ تم نے کیا کیا اس موقعہ پر انگریزی تقریر کرنے کی کیا تک تھی میں مسکرا دیا۔

اسی طرح جامعہ احمدیہ کے ایک سالانہ ڈنر پر بیٹھے تھے۔ کسی شخص کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ یہ میرا شاگرد ہے میں بھی میز پر پاس ہی بیٹھا تھا۔ میں نے کہا کہ میں بھی تو آپ کا شاگرد ہوں۔ کہنے لگے تم نے تو مجھ سے ایک دن بھی نہیں پڑھا۔ میں نے کہا۔ صرف کتابوں کے اسباق پڑھ کر ہی تو شاگرد نہیں بنا کرتے میں نے ایک لمبا عرصہ آپ کے ساتھ گذارا ہے اور آپ کے لمحہ لمحہ سے سبق لیا ہے کیا ایسا کرنے سے میں آپ کا شاگرد نہیں بن جاتا۔ مسکرائے اور خوشی کا اظہار کیا۔

یہ صاحب تھے حضرت مولانا ابوالعطاء اور یہ وہ صاحب ہیں جن سے مکرم ابوالفرج نے ربوہ ریلوے سٹیشن پر معانقہ کیا اور اس موقعہ کی خاکسار نے تصویر لی۔ یہ تصویر میرے لئے نہ صرف ابوالفرج صاحب کے ربوہ میں قیام کی یادگار ہے بلکہ ان کی روانگی کی، مولانا ابوالعطاء صاحب سے ان کے پیار بھرے معانقے کی۔

بلکہ محترم حضرت مولانا صاحب کی بہت سی یادوں کے سلسلے میں یاد آنے والی باتوں کی۔

میں اور مولانا صاحب کسی دورے پر گئے۔ ان کے پاس بندوق تھی۔ انہوں نے جانور پر بندوق تانی اور میں نے تصویر لے لی۔ یہ تصویر میں نے حضرت مولانا صاحب ہی کو دے دی تھی۔ ان کے البم میں ضرور ہوگی۔

حضرت مولانا صاحب ایران جا رہے تھے۔ میں بھی الوداع کہنے کی سعادت حاصل کرنے گیا۔ اور کیمرہ لے کر گیا۔ چنانچہ اس موقعہ پر ان کے گروپ فوٹو بھی لئے اور ایک الگ تصویر بھی جس میں پھولوں کے ہار ان کے گلے کی زینت بنے ہوئے ہیں۔

اسی طرح ایک دفعہ ریکو والا پکنک کے لئے گئے۔ وہاں کھانے کے لئے بیٹھے تو آپ نے صرف بنیان اور دھوتی پہنی ہوئی تھی۔ محترم شیخ مبارک احمد صاحب اور مکرم مسعود احمد صاحب دہلوی بھی موجود تھے۔ یہ تصویر بھی میں نے لی ایک خود اور ایک کیمرہ سیٹ کر کے کسی اور سے تصویر اتروائی تاکہ میں بھی اس پارٹی میں موجود ہونے کی سعادت حاصل کر لوں

ایسی مالی قربانی نہ کریں جس کے نتیجہ میں خدا سے تعلق کم ہو۔ ایسی مالی قربانی کریں جس کے نتیجہ میں آپ خدا کے پیارے بنتے چلے جائیں اور وہ آپ کا نگہدار ہو جائے۔ آپ کی ہر ضرورت کا کفیل ہو جائے۔ وہ اپنے ذمہ یہ لے کہ اس بندے کی ہر ضرورت میں پوری کروں گا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک چھوٹی سی بات

محترمہ امۃ الرحیم عباسی صاحبہ، بیگم مکرم محمد زاہد صاحب مربی سلسلہ بہلول پور ضلع فیصل آباد لکھتی ہیں کہ میں پہلی دفعہ آپ کو خط لکھ رہی ہوں۔ آپ کے لئے اور الفضل کے سارے سٹاف کے لئے دعاگو ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو بڑھ چڑھ کر خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔

میں الفضل کو ایک ایسا خط سمجھتی ہوں جس کا ہمیں بڑی بے چینی سے انتظار رہتا ہے۔ جس میں ہمارے آقا کی خیر خبر ملنی ہوتی ہے۔ بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے تقدیر بدلنے والے اور انسانی زندگی کو بہتر سے بہتر نہج پر چلانے والے ارشادات ملتے ہیں اور امام جماعت ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات پیش کئے جاتے ہیں اور اسی طرح حضرت امام جماعت الاول امام جماعت الثانی اور امام جماعت الثالث کے خطبات و ارشادات بھی۔ علمی مسائل، تلقین عمل اور لجنہ کالم ایسی تحریریں ہیں جو ہم سب کی روح کی غذا ہیں۔

ویسے تو اکثر شعراء کی نظمیں بہت اچھی ہوتی ہیں مگر آپکی نظمیں مجھے بہت پسند آتی ہیں۔ اخبار کھولتے ہی دیکھتی ہوں کہ آپکی نظم آئی ہے کہ نہیں۔ ایک چھوٹی سی بات، ملکی اور غیر ملکی خبریں اور موسم کا حال یہ سب باتیں ہماری دلچسپی کا باعث ہیں۔ اور میں یہ بات کہنے میں اپنے آپ کو حق بجانب سمجھتی ہوں کہ آپ کی ان تھک محنت اور کوشش کو اللہ تعالیٰ اپنے فضلوں سے نواز رہا ہے۔ میں آپ سب کے لئے دعا کرتی ہوں۔

"ایک چھوٹی سی بات" پیش کرنی چاہتی ہوں اور وہ یہ کہ میں کئی دنوں سے سوچ رہی تھی کہ آپ کو لکھوں کہ جہاں جہاں احمدیہ جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے قائم ہے مثلاً چھوٹے چھوٹے گاؤں اور قصبے بڑے شہروں کے علاوہ جن کے لوگوں نے کبھی نام تک نہیں سنے اگر ان کا ہلکا پھلکا تعارف ہو جایا کرے تو کیسا رہے گا۔ اور کچھ نہیں تو قارئین الفضل ان جگہوں کو اپنی دعاؤں میں ہی یاد کر لیا کریں گے۔ جہاں اس وقت میں رہتی ہوں اس گاؤں کا نام بہلول پور ہے جو فیصل آباد کے ضلع میں دارالاحسان اور سانگلہ ہل کے درمیان شہر سے کئی میل کے فاصلے پر ہے۔ یہاں زیادہ تر کلر اور سیم والی زمین ہے۔ بہترین قسم کے گنے کی کاشت خوب ہوتی ہے۔ کچھ علاقے میں جہاں زمین اچھی ہے۔ چاول اور گندم بھی اگائے جاتے ہیں۔

یہاں کے لوگ بے حد اچھے ہیں۔ غیر از جماعت بھی بہت ہی اچھے لوگ ہیں۔ ہم سب مل جل کر رہنے والے لوگوں میں زندگی گذار رہے ہیں۔ سب کے سب اپنے کام سے کام رکھتے ہیں۔ خدا کے فضل سے اس گاؤں میں ڈش انٹینا بھی لگ گیا ہے۔ ہمارے پیارے آقا کی دعاؤں اور اس گاؤں کی مخلص جماعت کا ہمارے حضور کے ساتھ محبت کا اظہار ہے۔ جس دن پیارے حضور کا خطبہ اور درس آنا ہوتا ہے اس دن ہماری خوشی کی کوئی انتہا نہیں ہوتی۔ محاورۃً کہا جا سکتا ہے کہ عید کا سا سماں ہوتا ہے۔ ہم سب زور شور سے وہاں جانے کی تیاریاں کرتے ہیں بچے بھی کہتے ہیں جلدی کرو پیارے حضور آنے والے ہیں۔ سب بڑے فخر سے بتاتے ہیں کہ آج بہلول پور میں حضور آ رہے ہیں۔ اس کے علاوہ میں بہلول پور کی ساری جماعت کے لئے اور غیر از جماعت بھائیوں اور بہنوں کے لئے بھی دعاؤں کی درخواست کرتی ہوں (پہلی دفعہ لکھ رہی ہوں۔ غلطی ہو تو درگزر کر جائیں۔ جتنا مناسب سمجھیں شائع کر دیں۔ بے شک دعا ہی کی درخواست کر دیں۔)

لگتا تو نہیں کہ آپ پہلی دفعہ لکھ رہی ہیں اگر آپکا یہ مطلب ہے کہ آپ الفضل کے مدیر کو پہلی دفعہ لکھ رہی ہیں تو بات درست ہے لیکن آپ کی تحریر تو بڑی شستہ تحریر ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر آپ الفضل کے لئے باقاعدگی سے لکھنا شروع کر دیں تو یقیناً ہمارے قارئین آپ کی تحریروں سے فائدہ بھی اٹھائیں گے۔ انہیں پسند بھی کریں گے اور آپ کے لئے دعائیں بھی کریں گے۔ کیا اب آپ آئندہ الفضل کے لئے اپنے خیالات بھجوایا کریں گی۔ قبل از وقت شکریہ وصول کیجئے۔ مدیر)

ہونا تو یہ چاہیئے کہ جب کسی زبان کے ایک لفظ کا ترجمہ کسی دوسری زبان میں کیا جائے تو تاثر وہی قائم رہے جو پہلی زبان میں وہ لفظ بولنے سے پیدا ہوتا ہے۔ لیکن بعض اوقات اس سے مختلف بات ہی ہو جاتی ہے۔ آپ ایک زبان میں ایک لفظ کہیں تو اس کا تاثر بالکل مختلف ہوتا ہے اور اسی لفظ کا ترجمہ کسی دوسری زبان میں کر دیں تو اس کا تاثر بدل جاتا ہے۔ میں سڑک پر جا رہا تھا۔ میرے پیچھے سے ایک گاڑی آئی اور میرے بالمقابل آ کر رکی۔ جو صاحب گاڑی چلا رہے تھے وہ گاڑی میں سے اترے اور میرے پاس آ کر کہنے لگے۔ کیسے کہاں جا رہے ہیں آپ۔ آپ کو لے چلیں۔ میں نے کہا "واقعی" تو وہ کہنے لگے کہ میں نے ایک آفر کی ہے میں اس سے کچھ جھینپ سا گیا کہ میں نے واقعی۔ کی حالانکہ انگریزی زبان میں ایسے موقعہ پر ایک شخص کہتا ہے کہ آئیے میں آپ کو لے چلوں تو دوسرا جواب دیتا ہے۔ SURE اور پہلا آدمی بغیر کسی ہچکچاہٹ کے SURE کا لفظ دہرا دیتا ہے اور فضاء خاصی خوشگوار ہو جاتی ہے لیکن جب مجھے انہوں نے کہا کہ میں نے تو خود ہی آپ کو آفر کی ہے تو میں واقعی جھینپ سا گیا کہ میں نے SURE کا ترجمہ واقعی کیوں کیا۔ مجھے SURE کا لفظ ہی کہنا چاہیئے تھا۔ لیکن میں یہ نہیں جانتا تھا کہ دوسرے صاحب SURE کے لفظ کا جواب SURE میں دینے سے واقف ہیں یا نہیں۔ بہر حال مقصد یہ ہے کہ ایک زبان کے کسی لفظ سے جو تاثر ملتا ہے وہ ضروری نہیں کہ اس لفظ کا دوسری زبان میں ترجمہ کر کے ادا کیا جائے تو اس سے بھی وہی تحفظ ملے جیسا کہ میں نے SURE اور واقعی کا تجزیہ بیان کیا ہے۔

مکرم مسعود بخاری صاحب کراچی سے لکھتے ہیں:

کراچی میں خطبہ جمعہ میں چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے تحریک جدید کے وعدہ جات کی ادائیگی کے سلسلہ میں فرمایا کہ اگر رقم ادا نہیں کر سکتے تو گھر پر نظر ڈالو۔ جو بھی چیز فروخت کر کے رقم وعدہ ادا کر سکتے ہو وہ کر دو۔

دو روز سوچنے کے بعد میری نظر میں میری بائیسکل آئی۔ ایک احمدی دوست کو ۷۰ (ستر) روپے میں دینے کا فیصلہ ہوا، جب اس دوست کو پتہ چلا کہ یہ رقم تحریک جدید کے وعدہ کی ادائیگی کے سلسلہ میں ہے تو انہوں نے بجائے ۷۰ روپے کے ۷۵ روپے ادا کر دیئے۔

وعدہ کی رقم مقررہ وقت سے پہلے ادا کر دی۔ ازاں بعد سندھ پبلک سروس کمیشن کا امتحان دیا اور میں ۱۲۰ الفاظ فی منٹ کے ٹیسٹ میں منتخب ہو کر سندھ گورنمنٹ میں بطور سٹینو گرافر چلا گیا۔ اگلے ہی سال تمام صوبہ جات توڑ کر ایک صوبہ مغربی پاکستان قائم کیا گیا جس کا ہیڈ کوارٹر لاہور تھا۔ چنانچہ لاہور آ گیا۔ بچے بڑے ہو رہے تھے اس لئے آمد و رفت کے لئے ایک سائیکل اور خریدا پھر دوسرا تیسرے کی سخت ضرورت تھی کہ نیلا گنبد کے ایک دوست نے انگلستان کی بنی ہوئی بائیسکل قسطوں پر دے دی۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔ گویا اس طرح میرے گھر میں بیک وقت چار سائیکلیں ہو گئیں۔ ایک بار میرے دل میں خیال آیا کہ شاید وہ ایک بائیسکل جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں بیچی تھی اسی کا یہ ثمرہ ہے۔ مگر بات دل کو لگی نہیں۔ پھر بچے بڑے ہوتے گئے اور سکوٹر اور موٹر سائیکلیں خریدتے رہے۔ ایک بچہ نے مجھے سکوٹر پر سواری سکھائی اور خواہش کی کہ وہ سکوٹر میں اپنے لئے رکھ لوں مگر میں نے انکار کر دیا۔

کچھ عرصہ بعد بچے باہر جانے لگے۔ ایک امریکہ گیا، دوسرا شارجہ اور تیسرا جرمنی۔ اللہ تعالیٰ نے ہر ایک کو اپنی اپنی کار خریدنے کی توفیق بخشی۔ امریکہ والے کے پاس تو اپنے لئے الگ اور بیوی کے لئے الگ، کار تھی۔ کسی بچہ نے ان دنوں اس بات کا اظہار بھی کیا کہ اگر میں منظور کر لوں تو ایک کار "تحفۃً" بھجوا دی جائے مگر میں راضی نہ ہوا۔

غرض اس تمام تفصیل کے بیان کرنے کی یہ ہے کہ جب میں نے اللہ تبارک و تعالیٰ کی راہ میں ایک بائیسکل دے دی تو اللہ تعالیٰ نے چار سائیکلیں اور دو سکوٹر تو ویسے ہی گھر میں دکھا دیئے اور بعد میں بات کاروں تک پہنچا دی۔ سچ ہے اللہ تبارک و تعالیٰ کی راہ میں جو قربانی دی جائے وہ ذات پاک اسے بڑھا چڑھا کر واپس کرتا ہے جو کئی گنا ہوتی ہے۔ کیا کوئی ہے جو نصیحت حاصل کرے؟

بالکل ایسے پاک اور بے لوث ہو جائیں کہ دین کے سامنے امور دنیوی کی حقیقت نہ سمجھیں اور قسما قسم کی غفلتیں جو خدا سے دوری اور مہجوری کا باعث ہوتی ہیں۔ وہ دور ہو جاویں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگان ـــــ جمیلہ بیگم رانا

مکرم مرزا پرویز احمد بیگ صاحب

مؤرخہ ۱۱ مارچ ۱۹۹۳ء بروز جمعرات میری بڑی بہن اصغری بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا محمد اسحاق بیگ صاحب چک نمبر 165/EB عارف والا کے بڑے بیٹے مرزا پرویز احمد بیگ حرکت قلب بند ہونے کی وجہ سے ۴۷ سال کی عمر میں ہم سے جدا ہو گئے (یقیناً ہم اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے) خاکسارہ کو ایک بجے فون پر اطلاع ملی دل دھک سے رہ گیا۔ کہ یہ کیا ہوا ان کی وفات کی خبر سے دل مغموم ہوا کیونکہ آپ جملہ خوبیوں کی وجہ سے عزیزوں میں غیروں میں سب میں ہی ہر دلعزیز تھے۔ حرکت قلب بند ہونے سے پہلے کبھی زندگی میں ایک دفعہ بھی دل کی تکلیف کیا بخار تک نہ ہوا۔ ان کا گاؤں عارف والا سے ۷ میل پر واقع ہے اور ۱۹۲۲ء سے واحد خاندان وہاں آباد ہے جو احمدی ہیں اور آپ ماسی محمدی بیگم صاحبہ کے پوتے تھے جن کا ذکر حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی کتب میں ملتا ہے۔ آپ کے گھر جب بھی کوئی جماعت کا مربی یا کوئی عہدے دار آتا۔ آپ کو بڑی فکر ہوتی تھی اور پورا تعاون فرماتے اور پورے علاقہ میں بہت ہی بلند اخلاق احمدی تھے۔ ہر چھوٹے سے ہر بڑے سے ہر غریب سے اور ہر امیر صاحب سے دلی طور پر محبت رکھتے تھے۔ غریبوں کی ہر طرح مدد کرتے تھے۔ کسی بھی زمیندار کا کوئی کام ہوتا بڑھ چڑھ کر اس کی مدد کرتے تھے زمیندارہ کرتے تھے اور ساتھ سرکاری نوکری تھی جس کو نہایت اچھے رنگ میں ادا کرتے تھے۔ ان کی وفات کی خبر سن کر دور و نزدیک جماعت کے علاوہ ہزاروں کی تعداد میں غیر از جماعت دوست ان کے گھر آئے۔ خدمت خلق کا بہت بڑا جذبہ تھا۔ جب بھی کار میں جاتے تو بھی ملتا اس کو اس کی منزل تک لے کر جاتے۔ گاؤں میں کوئی بیمار ہوتا تو بھاگ کر اس کے لئے دوا لاتے۔ مہمان نوازی میں بھی بہت حصہ لیتے۔ بہت ہی پیارا وجود اپنے مولائے حقیقی سے بلاوا آنے پر ایک ہی آن میں قابل صد احترام والدہ بہن بھائیوں اور رفیقہ حیات "امی" کو کمر توڑ دینے والا صدمہ دے کر اپنے ننھے منے جگر گوشوں کو خدا کے امان میں دیتے ہوئے اپنے رب کے حضور سر تسلیم خم کئے حاضر ہو گئے۔ ؎

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

آپ کے دو چھوٹے بھائی ہیں۔ تین بہنیں ہیں والدہ محترمہ ہیں۔ آپ نے بیوہ کے علاوہ دو بچیاں اور دو بچے چھوڑے ہیں۔ بڑے بیٹے کی عمر ۱۵ سال ہے۔ ان کی رفیقہ حیات بھی میری بہن کی اور مرزا اجمل بیگ کی بیٹی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ رب العزت ہمارے بھانجے مرزا پرویز احمد بیگ سے ہمیشہ خوش رہے۔ انہیں غریق رحمت فرمائے ہوئے اپنے قرب میں جگہ دے اور تمام پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے اور معصوم بچوں کا ہمیشہ نگہبان رہے۔ آپ کا جنازہ گاؤں میں ہی مکرم حمید اللہ خان مربی سلسلہ نے پڑھایا اور گاؤں کے قریب ہی دفن کیا۔ قبر پر دعا مکرم ڈاکٹر عطاء الرحمٰن صاحب امیر جماعت ساہیوال نے کرائی۔

بچوں کے لئے

عزیز افتخار احمد خان ابن مکرم نثار احمد خان صاحب مربی سلسلہ نے لودھراں سے حضرت بانی سلسلہ کے مندرجہ ذیل ارشادات بھجوائے ہیں۔ عزیز بچو! انہیں غور سے پڑھیں۔

۱۔ "اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (ب) تقویٰ طہارت اور پاکیزگی اختیار کرنے والے خدا تعالیٰ کی حمایت میں ہوتے ہیں اور وہ ہر وقت نافرمانی کرنے سے ترساں دلرزاں رہتے ہیں۔"

۲۔ "پس جب انسان صبر سے کام لے تو اس کو سب کچھ ہی مل رہتا ہے۔ انسان کو چاہیئے جو کام کرے اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق کرے۔"

۳۔ "میری جائیداد کا تباہ ہونا اور میرے بچوں کا آنکھوں کے سامنے ٹکڑے ٹکڑے ہونا مجھ پر آسان ہے بہ نسبت دین کی ہتک اور استخفاف کے دیکھنے اور اس پر صبر کرنے کے۔"

۴۔ ۱۸۹۹ء۔ فرمایا

"رات کے وقت جب ہر طرف خاموشی ہوتی ہے اور ہم اکیلے ہوتے ہیں، اس وقت بھی خدا کی یاد میں دل ڈرتا ہے کہ وہ بے نیاز ہے۔"

۵۔ "سو خبردار رہو ایسا نہ ہو کہ ٹھوکر کھاؤ زمین تمہارا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتی اگر تمہارا آسمان سے پختہ تعلق ہے۔"

۶۔ یکم مارچ ۱۹۰۱ء۔ فرمایا۔

"نماز دعا اور اخلاص کے ساتھ تعلق رکھتی ہے (صاحب ایمان) کے ساتھ کینہ جمع نہیں ہوتا متقی کے سوا دوسرے کے پیچھے نماز کو خراب نہیں کرنا چاہیئے۔"

۷۔ "یاد رکھو بچوں جیسی سادگی جب تک نہ ہو۔ اس وقت تک انسان نبیوں کا مذہب اختیار نہیں کر سکتا۔"

مرزا محمد اقبال

وزیراعظم پاکستان کی ایک ہدایت

ذیل کا خط مکرم ایڈیٹر صاحب دی نیوز انٹرنیشنل لاہور کے نام لکھا گیا ہے۔ قارئین کے مطالعہ کے لئے پیش ہے۔

مکرم و محترم ایڈیٹر "دی نیوز" اخبار لاہور

امید ہے کہ آپ مع رفقاء کار بخیریت تمام ہوں گے۔ عرض ہے کہ آپ کی زیر ادارت شائع ہونے والا اخبار "دی نیوز" ۱۷ مارچ ۱۹۹۳ء کے صفحہ اول پر ایک بڑی خوش کن اور مفید خبر نظر سے گذری جس میں محترم وزیراعظم محمد نواز شریف نے کراچی ائیرپورٹ (جناح ٹرمینل) پر پی۔ آئی۔ اے کے حکام کو فوری طور پر ایک مسجد تعمیر کرانے کی ہدایت فرمائی ہے۔ خبر کے متن سے یہ بات بھی ظاہر ہوتی ہے کہ وزیراعظم نے یہ ہدایت مسافروں اور نمازی عملہ کی پریشانی اور عبادت میں دقت کے پیش نظر گذشتہ اتوار کو فرمائی۔ اس مسجد کی تعمیر کے متعلق جناب پرائم منسٹر نے مسافروں اور دیگر کارکنان کو یہ بھی یقین دہانی کرائی ہے کہ اگر خدا تعالیٰ نے چاہا تو جلد تعمیر ہو جائے گی۔

مکرمی۔ اس خوش کن خبر کے متعلق میں یہ عرض کرنا مناسب سمجھتا ہوں کہ مسجد کی تعمیر ایک بہت ہی احسن اقدام ہے۔ اور اس کام کو جتنی جلد مکمل کیا جائے اتنا ہی بہتر ہو گا کیونکہ اس کی تعمیر سے مسافروں اور نمازی عملہ کی پریشانی دور ہو جائے گی۔ میرے خیال میں اس عبادت گاہ کو اس ارادے اور نیت کے ساتھ تعمیر کیا جائے کہ اس میں ہر شخص اور فرد کو عبادت کرنے کی مکمل آزادی ہو۔ یعنی بلاتفریق مذہب و عقیدہ ہر کوئی اس میں عبادت کر سکے۔ کیونکہ یہ بات ظاہر ہے کہ یہ مسجد ایسی جگہ تعمیر ہو رہی ہے۔ جہاں کسی خاص مذہبی فرقہ یا کسی خاص طبقہ کے افراد کی اجارہ داری نہیں ہے۔ یہ ایک پبلک مقام ہے جہاں ہر قسم کے لوگ اور افراد کو سفری ضرورت کے پیش نظر کچھ عرصہ قیام کرنا پڑتا ہے ان میں پی۔ آئی۔ اے کا عملہ بھی ہے اور مسافر وغیرہ نیز ان میں وہ لوگ بھی شامل ہوتے ہیں جو اپنے عزیزوں اور رشتہ داروں کو الوداع کہنے اور ان کے استقبال کے لئے آتے ہیں۔ لہٰذا مناسب ہو گا کہ پی۔ آئی۔ اے کے حکام اس خانہ خدا یا مسجد کے مکمل ہونے پر اس میں کسی ایک یا اکثریتی فرقہ میں سے کسی عالم کو امام مقرر نہ کریں بلکہ وسعت قلبی کا ثبوت دیتے ہوئے اور بانی اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلیٰ نمونہ کو مدنظر رکھتے ہوئے ہر مذہب و عقیدہ کے فرد کو اس میں عبادت کرنے میں کوئی روک یا پابندی نہیں ہونی چاہیئے

یورپ کے بعض ممالک میں یہ بات مشاہدہ میں آئی ہے کہ وہاں ائیرپورٹوں پر عبادت گاہیں تعمیر کروائی گئی ہیں۔ جن کے دروازے ہر فرد کے لئے کھلے ہیں۔ ہر مسافر کو بغیر کسی خوف یا ڈر کے عبادت کرنے کی اجازت ہے۔ میرے خیال میں مسجد اور عبادت گاہ کی تعمیر کی بھی اصل غرض اور حقیقی روح بھی یہی ہونی چاہیئے کیونکہ وہ خانہ خدا کے نام سے موسوم ہوتی ہے۔ یہ بات بھی اظہر من الشمس ہے کہ محترم وزیراعظم کی ہدایت پر یہ تعمیر ہونے والی مسجد بھی خانہ خدا ہو گی یعنی ایسا گھر جو کسی فرد یا طبقہ کی ملکیت نہ ہو امید ہے ثابت ہو گی۔ خالصتہً للہ تعمیر کی گئی عبادت گاہ میں ہر فرد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کو عبادت کی بلا جھجک آزادی ہوگی اس ضمن میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ ترجمہ پیش خدمت ہے۔ "اور ہم نے یہ بھی فیصلہ کیا تھا کہ (مساجد ہمیشہ اللہ تعالیٰ ہی کی ملکیت قرار دی جائیں۔ پس اے لوگو تم ان میں اس کے سوا کسی کو مت پکارو (الجن ۱۹)۔ اس قرآنی ارشاد کے مطابق کم از کم حکومت کی طرف سے کسی عبادت گاہ اور خانہ خدا کی تعمیر کی بھی یہی غرض اور غایت ہوتی ہے کہ وہ کسی فرد کی ذاتی ملکیت نہ ہو۔ سو ضروری اور مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس مسجد کی تعمیر میں بھی یہی روح اور مقصد مدنظر رکھا جائے۔ یعنی ہر فرد کو اس میں عبادت کرنے کی پوری آزادی ہو۔ خدا کرے ایسا ہی ہو۔

بقیہ صفحہ ۳

ہوتی۔ کیونکہ یرقان ہونے سے کافی پہلے ہی وائرس اس مریض کی جسمانی رطوبتوں میں خارج ہو رہا ہوتا ہے۔

۲۔ زیادہ اہم یہ ہے کہ مریض کی جملہ رطوبتوں کو جن میں پیشاب۔ لعاب دہن۔ بلغم وغیرہ شامل ہیں۔ صحیح طریقے سے ٹھکانے لگا دیا جائے۔

۳۔ مریض اور اس کی زیر استعمال اشیاء کو چھونے کے بعد ہاتھوں کو اچھی طرح صابن سے دھونا چاہیئے۔

۴۔ مریض کے ذاتی استعمال کی اشیاء مثلاً صابن تولیہ۔ تھرمامیٹر۔ اور شیونگ کا سامان وغیرہ کوئی دوسرا فرد استعمال نہ کرے

۵۔ مریض کے استعمال شدہ برتنوں کو فوراً اچھی طرح دھولیا جائے۔ ان کا دھوپ میں خشک کرنا نہایت اہم ہے۔

۶۔ مریض کو جنسی اختلاط سے پرہیز کرنا چاہیئے۔

طریقہ علاج چونکہ جگر جسم کے اہم ترین اعضاء میں سے ایک ہے۔ اس لئے اس کے خلیوں کی سوزش سارے جسم پر اہم اثرات مرتب کرتی ہے۔ متعدی سوزش جگر میں حتی المقدور کوشش یہ ہونی چاہیئے کہ کم سے کم دوائیں استعمال کی جائیں۔ کیونکہ خوراک کی طرح اکثر ادویات بھی معدہ سے فوراً جگر تک پہنچتی ہیں۔ جہاں وہ اپنے کیمیائی اجزاء میں تبدیل ہوتی ہیں۔ لہٰذا اگر جگر میں سوزش ہوگی۔ تو جگر کے خلیوں کو آرام نہیں ملے گا۔ ان دواؤں کا استعمال جگر کو مزید نقصان پہنچانے کا سبب بن سکتا ہے۔ لہٰذا متعدی یرقان کے علاج کے لئے تین اہم اقدامات یہ ہیں۔

۱۔ آرام سوزش جگر کے مریض کے لئے جسمانی آرام ضروری ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ مریض مسلسل لیٹا رہے مریض کا اندرون خانہ رہنا اور زیادہ تھکانے والی تمام کیفیات سے بچنا کافی ہے

۲۔ غذا یرقان کے مریض کے لئے غذا کے پرہیز کے بارے میں بھی عام طور پر بہت سی غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں۔ دراصل قدرتی طور پر ہی یرقان کے مریض کی بھوک تقریباً ختم ہو جاتی ہے اور مرغن اور چکنائی والی اشیاء کھانے کو اس کا جی نہیں چاہتا۔ لہٰذا ان مریضوں کو ایسی خوراک دینی چاہیئے۔ جو ان کے لئے خوش ذائقہ ہو۔ عموماً نشاستہ دار غذائیں ہی ان مریضوں کے لئے تجویز کی جاتی ہیں۔ غذائی اشیاء میں سے کوئی بھی شئے یرقان کے مریضوں کے لئے مضر نہیں ہے

۳۔ ادویات جیسا کہ پہلے بتلایا جا چکا ہے کہ یرقان کے مریضوں کو ادویات کم سے کم استعمال کرنی چاہئیں تاہم متلی۔ الٹی۔ بخار۔ سر درد اور بے خوابی وغیرہ کی صورت میں معالج کی تجویز کردہ ادویات استعمال کی جا سکتی ہیں۔

متعدی یرقان کے لئے حفاظتی ٹیکے

سائنس کی ترقی کی بدولت اب یہ ممکن ہے کہ اس مرض کے حفاظتی ٹیکے لگائے جا سکیں۔ پچھلے دس سال سے اس مہلک مرض سے بچاؤ کے لئے نہایت ہی با اثر ویکسین (ENGERIX - B) موجود ہے۔ یہ ویکسین بیالوجی میں ایک نئی ٹیکنیک (GENETIC ENGINEERING) سے تیار کی جاتی ہے۔ اور اس کا استعمال تقریباً ۹۵ سے ۹۸ فیصد حفاظت فراہم کرتا ہے یہ ویکسین انتہائی محفوظ ہے یہ ویکسین تین ٹیکوں کی صورت میں دی جاتی ہے۔ اس ویکسین کے پورے کورس کے بعد ایسا شخص باقی ماندہ زندگی کے لئے اس مرض سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ آجکل کے زمانے میں عوام الناس کو اس وائرس کی ہلاکت آفرینی اس کے پھیلاؤ اور بچانے کے طریقوں اور حفاظتی ٹیکوں کی موجودگی کے بارے میں زیادہ سے زیادہ معلومات ہونی چاہئیں تاکہ وطن عزیز میں اس وبائی مرض پر خاطر خواہ طریقہ سے قابو پا کر قیمتی جانوں کے بے وقت ضیاع کو روکا جا سکے

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۸۸۱۴ میں نواب بی بی۔ بیوہ غلام محمد قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر ۷۰ سال بیعت ۱۹۶۶ء ساکن چک نمبر ۱۸۳/مراد ضلع بہاولپور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶-۱۰-۹۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۵ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) تین ایکڑ زرعی زمین واقع چک نمبر ۱۸۳/مراد ضلع بہاولپور مالیتی -/۳۰۰,۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۶۰۰۰ روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۵ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ نواب بی بی c/o محمد حنیف صاحب ایڈووکیٹ حاصل پور ضلع بہاولپور۔ گواہ شد نمبر۱۔ محمد انور صدر جماعت احمدیہ حاصل پور۔ گواہ شد نمبر۲۔ محمد حنیف پسر موصیہ۔

مسل نمبر ۲۸۸۱۵ میں کلثوم اختر زوجہ ایوب احمد صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جمالے پور P.O دریا خان مری ضلع خیرپور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵-۱۱-۹۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) حق مہر -/۱۰۰۰ روپے بذمہ خاوند محترم۔ (۲) زیور طلائی ۲ تولہ مالیتی -/۷۵۰۰ روپے (۳) سلائی مشین پرانی مالیتی -/۷۰۰ روپے۔ (۴) نقد رقم -/۸۴۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ کلثوم اختر زوجہ ایوب احمد معرفت شاہ محمد بمقام گوٹھ جمالے پور P.O دریا خان ضلع خیرپور سندھ۔ گواہ شد نمبر۱۔ عبداللطیف احمد وصیت نمبر ۱۹۰۶۷۔ گواہ شد نمبر۲۔ رانا منیر احمد مربی سلسلہ وصیت نمبر ۲۵۱۹۲

تبدیلی سائیکل

ایک دوست کا ایک سائیکل لیڈر ۲۲" سائز کا مورخہ ۳ اپریل بروز ہفتہ نماز مغرب سے چند منٹ قبل رحمت بازار میں ملتان پان شاپ سے کوئی دوست اپنی سائیکل نمبر ۵۰۷۳۱۲۸، سائز ۲۲" سے غلطی سے تبدیل کر گئے ہیں۔ سائیکل کی واپسی تبدیلی کے لئے دفتر صدر عمومی میں رابطہ کریں۔

زعماء کرام۔ کیا آپ نے سال ۱۹۹۳ء کی تجنید مرکز میں ارسال کر دی ہے۔
قائد تجنید مجلس انصاراللہ پاکستان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

○ ربوہ: ۷- اپریل۔ کل رات ۸ بجے کے بعد تیز آندھی چلی۔ آسمان پر بادل چھائے موسم قدرے ٹھنڈا ہو گیا۔ شہر کے بعض حصوں میں بجلی کل رات پونے نو بجے بند ہوئی ساری رات بند رہی اور ۷- اپریل کو ۱ بجے تک بند تھی۔

○ ایک اور وفاقی وزیر مستعفی ہو گئے ہیں۔ یہ آصف احمد علی ہیں۔ انہوں نے ایک پریس کانفرنس کے موقعہ پر بتایا کہ ملک انٹیلی جنس بیورو اور چوہدری نثار چلا رہے ہیں۔ اس کی مثال دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ وزیر ہونے کے باوجود ایک برس سے وزیراعظم سے ملاقات نہیں ہو سکی۔ آصف احمد علی وزیر مملکت برائے اقتصادی امور تھے۔

○ کہا جاتا ہے کہ صدر مملکت نے وزیراعظم سے کسی مفاہمت یا سمجھوتے کی تردید کی ہے ان سے ایک ملاقاتی نے یہ بھی کہا کہ صدر مملکت نے وزیراعظم کی ملاقات کی تشہیر کے اظہار پر ناپسندیدگی کا اظہار کیا اور کہا کہ آئین کا دفاع سب کی ذمہ داری ہے۔ ترمیم کے لئے آئینی راستہ اپنانا ہو گا۔

○ وزیراعظم نے ناراض گروپ کو مفاہمت کی پیشکش کی ہے۔ پارٹی کے سرکردہ رہنماؤں سے خطاب کرتے ہوئے نواز شریف نے کہا ہے کہ پارٹی کا اتحاد سب سے مقدم ہے ہم میں سے ہر ایک کو مسلم لیگ کے مفادات پر ذاتی مفادات کو ترجیح دینی چاہیئے۔ وہ ناراض دوستوں سے مذاکرات کے لئے ہر وقت تیار ہیں۔

○ لاہور ہائی کورٹ نے فیصلہ دیا ہے کہ عورت نمبردار بن سکتی ہے جنس کی بنیاد پر امتیاز غیر آئینی ہے۔ نہیں کہا جا سکتا کہ اس کا اثر ملک کی سربراہی پر بھی پڑے گا یا نہیں۔ یعنی اس فیصلے سے کوئی خاتون ملک کی وزیراعظم یا صدر بن سکتی ہے یا نہیں۔

○ وزیراعظم نواز شریف نے سرکاری دستاویزات میں انڈو پاک ریلیشنز کی اصطلاح استعمال کرنے پر پابندی عائد کر دی ہے۔ کیبنٹ ڈویژن نے تمام وزارتوں ڈویژنوں اور محکموں کو وزیراعظم کے احکامات سے آگاہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ انڈو پاک ریلیشنز کی بجائے پاکستان انڈیا ریلیشنز کی اصطلاح استعمال کی جائے۔

○ بتایا گیا ہے کہ ادارہ منہاج القرآن کے مرکزی سیکرٹریٹ میں موصولہ اطلاعات کے مطابق جنوبی افریقہ کے شہر ڈربن میں سب سے بڑے اسلامی مرکز میں پاکستان عوامی تحریک کے چیئرمین پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری پر بعض لوگوں نے فائرنگ کی اور جلسے میں ہلڑبازی کی۔ طاہر القادری حملے میں بال بال بچ گئے۔ مقامی پولیس نے حملہ آوروں کو گرفتار کر لیا ہے۔

○ ہندوستان میں مسلمانوں نے وزیراعظم نرسیماراؤ سے کہا ہے کہ وہ اجودھیا پیکیج واپس لے لیں۔ اس پیکیج کے مطابق حکومت مندر بھی بنائے گی اور مسجد بھی لیکن چونکہ مسجد اپنی جگہ پر نہیں بنائی جائے گی اس لئے مسلمانوں نے اس پیکیج کو مسترد کر دیا ہے۔

○ بتایا گیا ہے کہ بوسنیا کی پارلیمنٹ نے اقوام متحدہ کی سیکیورٹی کونسل کی پیشکردہ امن تجویز سے جزوی طور پر اختلاف کیا ہے اور اس اختلاف کو واپس سیکیورٹی کونسل میں زیر بحث لانے کی اپیل کی ہے۔

○ ہندوستان میں بی جے پی کے لیڈر ایل کے ایڈوانی نے کہا ہے کہ ہندوستان اور پاکستان میں امن کی ایک ہی صورت ہے اور وہ یہ کہ دونوں ملکوں کی سرحدوں کو بند کر دیا جائے

○ فرانسیسی سفیر نے کہا ہے کہ پاکستان نے سرد جنگ میں کھوئی ہوئی دفاعی اہمیت دوبارہ حاصل کر لی ہے اور کہ تعاون نہ کیا گیا تو وسط ایشیا منشیات کا سب سے بڑا گروہ بن سکتا ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ اقتصادی تعاون کی تنظیم عرب ممالک کے بغیر سب سے اہم مسلم تنظیم ہے وسط ایشیا کے پاکستان ایران اور ترکی کے ساتھ ملنے سے جغرافیائی اور سیاسی خود مختاری حاصل کی جا سکتی ہے یہ باتیں فرانسیسی سفیر نے پانچویں پاکستان فرانس سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے کہیں

○ بتایا گیا ہے کہ پاکستان میں سعودی سفیر کابل چلے گئے ہیں افغانستان میں جنگ کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ کابینہ کی تشکیل پر اختلافات کے بعد کابل میں احمد شاہ مسعود اور گلبدین حکمت یار کے دستوں نے مورچے سنبھال لئے ہیں۔

○ روس کے وزیر خارجہ کل پاکستان پہنچے وہ ۳ روزہ دورے پر یہاں آئے ہیں اور بتایا گیا ہے وہ اپنے پاکستانی ہم منصب وزیر مملکت برائے امور خارجہ محمد صدیق کانجو سے مختلف موضوعات پر گفتگو کریں گے اس کے علاوہ وہ صدر اسحٰق اور وزیراعظم نواز شریف سے بھی دو طرفہ امور پر گفتگو کریں گے۔

○ امریکی کمانڈر انچیف نے صدر اسحٰق سے ملاقات کے دوران علاقائی صورتحال بحر ہند سے متعلق امور پر تبادلہ خیال کیا

داخلہ جاری ہے

الیکٹریشن۔ ریفریجریشن اینڈ ایئر کنڈیشننگ ٹریڈز میں داخلہ جاری ہے۔ امتحانات کے بعد بیکار رہنے کی بجائے ہنر سیکھئے۔ آپ کے کام آئے گا۔

منظور شدہ
الشفیق ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر ربوہ

بے بی ٹانک

بچوں کی کمزوری، سوکھا پن، دستوں، دانت نکالنے کی تکالیف اور چڑچڑاپن وغیرہ کیلئے بچوں کا ٹانک۔ قیمت -/۱۲ RS لٹریچر مفت
کیور ہومیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو پیتھی) رجسٹرڈ
فون: ۶۰۶ - ۷۷۱ ربوہ

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں

ہر قسم ڈش انٹینا
خریدنے کیلئے
قیمت = ۱۳۵۰۰/- بمعہ مکمل فٹنگ
نیو محمود ٹیلیویژن ۲۱- ہال روڈ- لاہور
فون ۳۵۵۴۲۲
۲۲۶۵۰۸

ہر سائز، ہر قسم فریج، ڈیپ فریزر، ٹی وی، واشنگ مشین بازار سے بارعایت خریدنے کے لئے

عثمان الیکٹرونکس
۱- لنک میکلوڈ روڈ۔ لاہور
پر تشریف لائیے
فون: ۲۳۱۶۸۱، ۲۳۱۶۸۰، ۲۲۳۲۰۴

بھٹی ہومیو کلینک ٹائم
رحمت بازار - ربوہ
ڈاکٹر منصور احمد بھٹی صبح ۱۱ تا ۱ بجے شام ۶ تا ۸ بجے
ڈاکٹر مسز ورکریم بھٹی صبح ۹ تا ۱۲ بجے شام ۵ تا ۷ بجے

نئے سال کی کتابیں اور کاپیاں بارعایت خریدیے
رؤف بک ڈپو اقصیٰ روڈ۔ ربوہ

ضرورت لیڈی ٹیچرز

ہمیں اپنے نرسری سکول کیلئے لیڈی ٹیچرز کی ضرورت ہے۔ خواہشمند خواتین اپنی درخواستیں بمعہ مکمل کوائف، تعلیمی اسناد کی فوٹو کاپیاں ہمارے آفس میں پہنچا دیں۔ ۱- تعلیم بی اے۔ فرسٹ ڈویژن اور اچھی شخصیت رکھنے والی ایف اے بھی درخواست دے سکتی ہیں۔ ۲- ایسی خواتین کو ترجیح دی جائے گی جو ڈرائنگ میں مہارت رکھتی ہوں۔ ۳- درخواستیں جمع کروانے کی آخری تاریخ ۲۰- اپریل ۱۹۹۳ء ہے۔

نوٹ:۔ ہمارے سکول میں داخلہ کی آخری تاریخ ۳۰- اپریل ۱۹۹۳ء ہے۔ اس کے بعد داخلہ نہیں ہو سکے گا۔

پرنسپل
الصادق ماڈرن نرسری سکول ربوہ

حبوب مفید اٹھرا
۱۵- گرام -/۱۶
۶۰- گرام -/۴۸

اکسیر اولاد نرینہ
(کورس)
-/۱۵۰ روپے

زدجام عشق
خاص
-/۴۸۰ روپے

روشن کاجل
-/۵ روپے

تریاق معدہ
-/۱۰ روپے
-/۲۰ روپے

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
ناصر دواخانہ ربوہ رجسٹرڈ
فون: ۶۳۴ فیکس: ۵۳۴ - ۴۵۲۴